غوثِ پاک

کی شان و عظمت

اجتماعِ غوثیہ (1442ھ) کا بیان

(For Islamic Brothers)

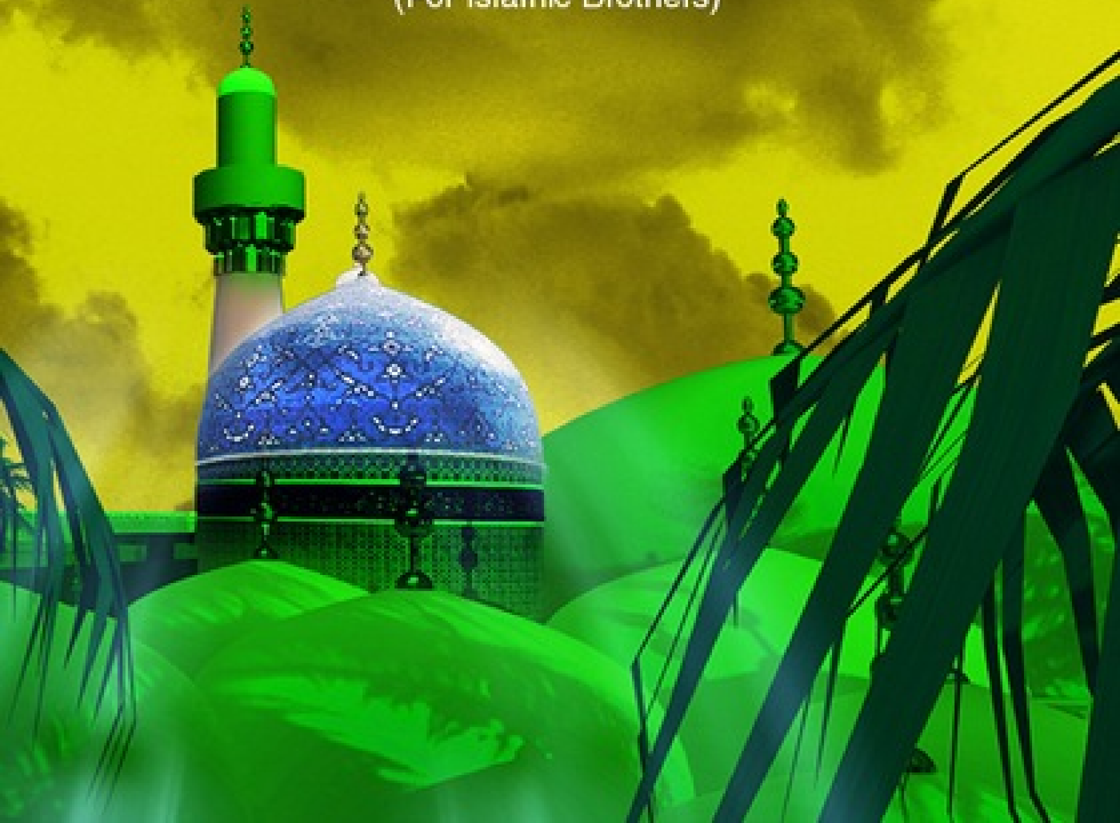

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہو اپانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

تمام فکروں اور غموں کو دُور کرنے کا نسخہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے

کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے(کہ)فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الادعیة،باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ،۱۰/۲۵۱،حدیث:۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ،تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری و ساری ہے اور آج اِس کی گیارہویں شب ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں،اس تاریخ کو دنیا بھر میں عاشقانِ غوث و عاشقانِ اولیاء، محبوبِ سُبحانی،قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی،قِنْدیلِ نُورانی،شہبازِ

1...معجم کبیر،سھل بن سعد الساعدی...الخ،۶/۱۸۵،حدیث:۵۹۴۲

لامکانی حضرت شیخ ابو محمد سید **عبدُ القادر جیلانی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **عرس مُبارک** مناتے ہیں، لہٰذا اسی مُناسَبت سے آج کے بیان میں ہم حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کا ذِکرِ خیر، شان و عظمت، فضائل و کرامات اور پاکیزہ اوصاف** کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے! شروع میں اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان سُنتے ہیں، چنانچہ

شانِ اولیا

پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 62 میں اِرشادِ باری ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ:۱۱، یونس:۶۲)	ترجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صِراطُ الجنان میں ہے: لفظِ "ولی" وِلَاء سے بنا ہے جس کا معنٰی قُرب اور نُصرت ہے۔ وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ کریم کا قُرب حاصل کرے اور اللہ کریم کی اِطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ پاک کے نورِ جلال کی معرفت میں مُستَغرَق ہو۔(اس کی شان یہ ہو کہ) جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے اللہ پاک کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اِطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ پاک کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سِوا کسی کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ پاک اس کا ولی و ناصر اور مُعِین و مدد گار ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان وعظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے **حُضور غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی شانوں سے نوازا تھا۔مثلاً آپ پیدائشی ولی تھے۔(تفریح الخاطر، ص۵۸، مفہوماً)پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا۔ سحری کے وقت دودھ نوش فرماتے اور پھر غروبِ آفتاب پر روزہ افطار کرتے تھے۔پانچ(5)برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا:میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔(رسالہ مٹّی کی لاش، ص۴) آپ نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نمازادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ذکرطریقه، ص۱۶۴)بہت زیادہ عبادت ورِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے،پندرہ(15)سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم (بھجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامه...الخ، ص۱۱۸ ملخصاً)اور روزانہ ایک ہزار(1000)رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔(غوثِ پاک کے حالات، ص۳۲) آپ تیرہ(13)عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول، نَحْو (یعنی عربی گرامر)اور ظہر کے بعد تجوید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ص۲۲۵ ملخصاً) آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔(بھجۃ الاسرار، ذکروعظه، ص۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بہت بڑے ولی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے **بہت بڑے امام، مفتیِ اسلام اور علمِ دین** کو خوب جاننے والے تھے۔ شروع میں **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان نہیں فرماتے تھے، لیکن پھر جب **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان اور وعظ و نصیحت میں مشغول ہوئے تو ہر طرف آپ کے بیان کے ڈنکے بجنے لگے، لوگ دُور دُور سے آپ کے بیان کو سننے کے لیے آتے حتّٰی کہ آپ کا علمی مقام اس قدر بلند تھا کہ بڑے بڑے علمائے کرام آپ کے سمندرِ علم سے اپنی پیاس بجھاتے نظر آتے تھے، چنانچہ

بیان کی برکتیں

حضرت بزّاز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کرسی پر بیٹھے فرما رہے تھے: میں نے حُضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: ”بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟“ میں نے عرض کیا: اے میرے نانا جان! میں ایک عجمی ہوں، بغداد میں عربوں کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: ”بیٹا! اپنا منہ کھولو!“ میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے منہ میں سات (7) بار اپنا تھوک مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا: ”لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں ربِّ کریم کی طرف عمدہ حکمت و نصیحت کے ساتھ بلاؤ!“

اِس واقعے کے بعد میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چِلّائے (یعنی شور کرنا شروع کر دیا)، اس کے بعد میں نے حضرتِ سَیِّدُنا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اس

حال میں زیارت کی وہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور مجھ سے اِرشاد فرما رہے ہیں کہ "اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے؟" میں نے عرض کیا: "اے میرے والد! لوگ مجھ پر چِلّاتے ہیں" حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: "اے میرے بیٹے! اپنا منہ کھولو" میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے میرے منہ میں چھ (6) بار تھوک مبارک ڈالا، میں نے عرض کی: آپ نے سات (7) بار تھوک مبارک کیوں نہیں ڈالا؟ انہوں نے فرمایا: "رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے" (حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) اتنا فرما کر حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ۔(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه...الخ، ص ۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہلا بیان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُضور غوثِ اعظم حضرت مُحْیُ الدِّین سید عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان ایک عظیمُ الشّان اجتماع میں ہوا۔ جس پر ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور فرشتوں نے اس اجتماع کو ڈھانپا ہوا تھا۔ جب **حُضور غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب و سنت کا مضمون بیان کر کے لوگوں کو اللہ کریم کی طرف بُلایا تو وہ سب اِطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔(بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۷۴)

40 سال تک استقامت سے بیان فرمایا

شاہِ جیلاں، سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیارے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الوہاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور سید شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 521 ہجری سے 561 ہجری تک چالیس

(40) سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۴)

مبارک بیان کی تاثیر

حضرت اِبراہیم بن سعد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: جب ہمارے شیخ حضورِ غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ عالِموں والا لباس پہن کر اُونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے مبارک کلام کو غور سے سُنتے اور اس پر عمل کرتے۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۹)

آواز مبارک کی کرامت

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے اِجتماعِ پاک میں باوجود یہ کہ شرکائے اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ کی آوازِ مبارک جیسے نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسے ہی دُور والوں کو بھی سنائی دیتی تھی یعنی دُور اور نزدیک والوں کے لئے آپ کی آواز مبارک ایک جیسی تھی۔

(بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

شرکائے اجتماع پر ہیبت

حُضور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ شرکائے اجتماع کے دلوں کے مطابق بیان فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ منبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے جلال (رُعب ودبدبے) کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ اُن سے فرماتے "چپ رہو!" تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی سانسوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

پانچ سو (500) غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ محیُّ الدِّین سید عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ (100000) سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور گمراہ لوگوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے سردار، شہنشاہِ بغداد، سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات سے کتنے دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا ہوئی اور کتنے گنہگار اور بدکار گمراہی کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت کے مسافر بن گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سروں کے تاج، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ خُود باعمل تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کی مہک سے معطر ہو کر جب کسی بے عمل کی سماعت سے ٹکراتے تو اس کے دل و دماغ کو مہکا دیتے اور وہ گناہوں کو چھوڑ کر نیک کاموں میں مصروف ہو جاتا تھا۔

نیکی کی دعوت کب اثر کرے گی؟

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ خود اپنے اندر بھی عمل کا جذبہ بیدار کریں۔ یاد رہے! نیکی کی دعوت اُسی وقت زیادہ موثر ہوتی ہے کہ جب نیکی کی دعوت دینے والے میں عمل کی روحانیت موجود ہو، کیونکہ نیکی کی دعوت دوسروں کے دل و دماغ کو تب مہکاتی اور عمل کی طرف لاتی ہے جب اس میں عمل کی خوشبو بھی ہو۔ لہٰذا اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل، پابندی سے پانچ وقت کی نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھنے والا اور قرآنِ پاک کی تلاوت سے اپنے دل و دماغ کو مہکانے والا ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر ہو گا، لوگ اس کی نماز کی

دعوت سُن کر مسجد کی طرف بھی جانے والے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کا جذبہ پانے والے بن جائیں گے۔

یوں ہی اگر اساتذہ اور والدین حُسنِ اخلاق سے آراستہ، نمازوں کے پابند، اچھی عادات والے، نیکی کی دعوت دینے والے، فرض کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے، درسِ فیضانِ سنت دینے والے، علاقائی دورے میں شرکت کرنے والے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے والے، مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے والے ہوں گے تو ان کے شاگردوں اور بچوں میں بھی یہی خصوصیات نظر آئیں گی۔ البتہ اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود عمل سے دُور ہو تو اس کی نیکی کی دعوت میں بھی تاثیر پیدا نہیں ہوگی، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے، رِضائے اِلٰہی اور ثواب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہوگی۔ حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خُود عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اَہَمِیّت نہیں رکھتا۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص ۷۸) مزید فرماتے ہیں: خُود عمل نہ کر کے، دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں، ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص ۷۸)

بے وقوف کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی ڈاکٹر کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں، مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحِق

ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو اس کو بیوقوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے وہ بھی سَراسَر نُقصان میں ہیں۔

نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کچھ جنتی لوگ جہنمیوں کی طرف جائیں گے تو ان سے پُوچھیں گے: ”تم جہنم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے، اللہ پاک کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنت میں داخل ہوئے ہیں“ وہ کہیں گے: ہم جو بات کہا کرتے تھے اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔ (معجم کبیر، ۲۲/۱۵۰، حدیث: ۴۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود اتنے بڑے عبادت گزار تھے کہ آپ کی عبادت و ریاضت کے معمولات سُن کر بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ جب آپ ولی مشہور ہوگئے تب بھی کثرتِ عبادت آپ کی طبیعت میں شامل رہی، چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے معمولات

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ھَرَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ان راتوں میں آپ کا یہ معمول دیکھا کہ تہائی رات تک نفل عبادت کرتے اور پھر ذِکرُ و اَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اَوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے حتّٰی کہ رات کا دوسرا حصہ گزر

جاتا۔ آپ سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ و مُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے حتّٰی کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر تشریف لاتے۔

(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ١٦٤ ملخصا)

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا جنگلوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشا اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا اور ختمِ قرآن کے دوران ایک پاؤں پر کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے ایک پاؤں پہ کھڑے ہو کر قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔

(نزهة الخاطر الفاتر، ص ٥٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے آپ کی محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذِکْر و اَذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و

انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ الغرض ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ **حضور غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ چالیس (40) سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، جب آپ بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذکر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مقدس سیرت ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن رات عبادت میں گزارتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کررہے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کرتو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی اِتّباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض! ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے بزرگوں کے طریقے سے بہت دور ہوگئے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ آج ملنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی عبادت کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ، دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب، شیطان کے دھوکے سے نکلنے، قُربِ الٰہی پانے اور گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ عبادت کرنا ظاہر و باطن کی اصلاح، رُوح کی تازگی اور دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ عبادت کرنا شریعت کو مطلوب، ہر بندۂ مومن پر حق اور انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے، جیسا کہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کو پیدا کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور میں نے جن اور آدمی اِسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

اِسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 51 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ (پ۳، آل عمران: ۵۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ اُمید

کرتے ہوئے(عبادت کرو) کہ تمہیں پرہیز گاری مل جائے۔ (پ۱،البقرہ:۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری پیدائش کا مقصد (Purpose)بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً فرض نماز پڑھنی ہے یا نفل، اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرُست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واَحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر علمِ دِین حاصل کرنے کے **مختلف ذرائع** اپنائیں مثلاً **مَدَنی مذاکرے** دیکھیں یا سُنیں، **ہفتہ وار اجتماعات** میں اوّل تا آخر پابندی سے شرکت کی کوشش کریں، قافلوں میں سفر کریں، نیک اعمال اپنائیں، درس و بیانات میں شرکت کریں اور عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لے کر اپنی قبر و آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کی کرامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیروں کے پِیر، پِیرِ دَسْتْ گِیر، رَوْشَن ضَمِیْر، قُطْبِ رَبّانی، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوْثِ صَمَدَانی، قِنْدِیلِ نُورَانی، شَہْبَازِ لامکانی، پیرِ پیراں، مِیرِ مِیرَاں، اَلشَّیْخ اَبُو مُحَمَّد سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے مُقَرَّب ولی بلکہ ولیوں کے سردار اور کَثِیْرُالْکَرَامَات بُزُرگ تھے۔ چنانچہ

اِمَامُ الْعُلَمَاء، حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: شیخ سَیِّدُنا عَبْدُ الْقَادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات بے شمار ہیں۔ اس بات پر عُلَماء کا اِتّفاق ہے کہ جتنی کرامات **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ظاہر ہوئی ہیں، آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔

(نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ پاک جس کے سر پر ولایت کا تاج سجاتا ہے تو اس کی ذات سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہونے لگتا ہے کہ عقلیں حیران اور دنگ رہ جاتی ہیں مثلاً اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مُردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، ان کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں، یہ مریضوں کو اچھا کردیتے ہیں، عطائے الٰہی سے غیب کی باتوں کو جان لیتے ہیں، دلوں کے زنگ کو دُور فرمادیتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قدمِ پاک تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی گردنوں پر ہے، آپ کو بھی ربِّ کریم نے یہ طاقت و قدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ اپنی نگاہِ ولایت

سے پوشیدہ چیزوں کو ملاحظہ فرمالیا کرتے، اپنی کرامت سے بیماروں کو تندرست فرمادیتے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا تھا۔ آیئے! **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کچھ کرامتیں بھی سنتے ہیں، چنانچہ

نگاہِ غوثِ اعظم سے چور قطب بن گیا

منقول ہے کہ سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ پاک سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کررہا تھا کہ اس کو لُوٹ لے، آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کشف کے ذریعے اس کے گناہ اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا۔ بہر حال چور کے دل میں خیال آیا کہ شاید یہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہوگیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "میں **عبدالقادر** ہوں۔" یہ سنتے ہی چور فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یَاسَیِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے سردار عبدالقادر! میرے حال پر رحم فرمائیے) جاری ہوگیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئے، غیب سے ندا آئی: "اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھادو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنادو۔" چنانچہ آپ کی نگاہِ فیض سے وہ قطبیت کے درجے پر فائز ہوگیا۔ (سیرتِ غوثُ الثقلین، ص۱۳۰)

لاٹھی چراغ کی طرح روشن ہوگئی

حضرت عبدالملک ذَیّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک رات حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا، آپ اندر سے ایک لاٹھی دستِ اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے، میرے دل میں خیال آیا: کاش! حضور اپنی اس لاٹھی سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ اِدھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور اُدھر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لاٹھی کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ لاٹھی مثلِ چراغ کے روشن ہوگئی اور بہت دیر تک روشن رہی۔ پھر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ لاٹھی جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بس اے ذَیَّال! تم یہی چاہتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه...الخ، ص ۱۵۰ ملتقطا)

اُنگلی مبارک کی کرامت

ایک مرتبہ رات میں سرکارِ بغداد حضرتِ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور حضرت عدی بن مسافر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُراَنوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا۔ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے آگے آگے تھے، آپ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اِشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا، یوں وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔ (قلائد الجواهر، ص ۷۷ ملخصا)

اندھوں کو بینا اور مُردوں کو زندہ کرنا

حضرت شیخ ابو الحسن قرشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور شیخ ابو الحسن ہیتی، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مُحْیُ الدِّین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ان کے مدرسے میں موجود تھے، ان کے پاس

ابو غالب فضلُ اللہ سوداگر حاضر ہوا، وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کرنے لگا: اے میرے سردار! آپ کے جدِّ امجد، حضور پُر نور، جنابِ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جو شخص دعوت میں بُلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے۔“ میں آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔“ پھر کچھ دیر بعد آپ نے مُراقبہ کرکے فرمایا: ”ہاں! آؤں گا۔“

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خچر پر سُوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کے خچر کی دائیں رِکاب پکڑی اور میں نے بائیں رِکاب تھامی اور جب ہم اس کے گھر آئے، دیکھا تو بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، ایسا دستر خوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور تُرش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں، ایک بڑا صندوق لایا گیا جس کو دو آدمی اُسے اُٹھائے ہوئے تھے۔ اس صندوق کو دستر خوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ ابو غالب نے کہا: اجازت ہے۔ اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مُراقبے میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی لہٰذا کسی نے بھی کھانا نہ کھایا۔ آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: صندوق اُٹھا لائیے۔ ہم اُٹھے اور اسے اُٹھایا تو وہ وزنی تھا۔ ہم نے صندوق کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ آپ نے حکم دیا: صندوق کو کھولا جائے۔ چنانچہ ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو پیدائشی اندھا تھا۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: کھڑا ہو جا۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کہنے کی دیر تھی ہم نے دیکھا کہ لڑکا دوڑنے لگا اور دیکھنے کے قابل بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا گویا کہ کبھی بیماری میں مبتلا ہی نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں

شور ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔اس کے بعد میں شیخ ابو سعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا: حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں حتی کہ اللہ پاک کے حکم سے مُردے بھی زندہ کرتے ہیں۔

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه...الخ، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بارگاہِ الٰہی میں ہمارے غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقام کس قَدَر بلند وبالا ہے کہ آپ پیدائشی اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں حتّٰی کہ اللہ پاک کے حکم سے مُردے بھی زندہ کرتے ہیں۔یاد رکھئے!بِلا شُبہ شفا دینا اور مَوت و حَیات اللہ کریم کے اِختیار میں ہے لیکن اللہ کریم اگر اپنی خُصُوصی نوازِشات سے اپنے کسی مُقَرَّب نبی یا ولی کو مُردے زِندہ کرنے کی طاقت بخشے تو یہ کوئی ناقابلِ تسلیم بات نہیں نیز اللہ کریم کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثَر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آکر کسی نے اپنے ذہن میں یہ بٹھالیا ہے کہ اللہ کریم نے کسی اور کو مُردہ زِندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ حکمِ قرآنی کے خِلاف ہے، جیسا کہ پارہ 3 سُوْرَۃُ اٰلِ عمرٰن آیت نمبر 49 میں حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ قول موجود ہے:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ ترجمۂ کنزالعرفان: اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو

(پ۳، اٰل عمرٰن: ۴۹) زندہ کرتا ہوں۔

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا نے فرمایا: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے چار شخصوں کو زندہ کیا: (1) "عازر" جس کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ مُخلصانہ محبت تھی، جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اِطّلاع دی مگر وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہوچکے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی بہن سے فرمایا: "ہمیں اس کی قبر پر لے چل" وہ لے گئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تو "عازر" حکمِ الٰہی سے زندہ ہو کر قبر سے باہر آگیا، مدت تک زندہ رہا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ (2) "ایک بڑھیا کا لڑکا" جس کا جنازہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے جارہا تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر جنازہ اُٹھانے والوں کے کندھوں سے اُتر پڑا، کپڑے پہنے، گھر آگیا، زندہ رہا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ (3) "ایک لڑکی" جو شام کے وقت مری اور اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔ (4) "سام بن نوح" جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کو زندہ کریں۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ پاک سے دعا کی، "سام" نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے: "اَجِبْ رُوْحَ اللہ" یعنی "حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات سُن" یہ سُنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی، اس کی دہشت سے ان کے سر کے آدھے بال سفید ہوگئے، پھر وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے درخواست کی: انہیں دوبارہ سَکراتِ موت کی تکلیف نہ ہو، اس کے بغیر انہیں واپس کیا جائے، چنانچہ

اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔(تفسیر قرطبی، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۲/ ۷۴، الجزء الرابع، جمل، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/ ۴۲۰-۴۱۹، ملتقطاً)

اُمید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوَسہ جڑ سے کٹ گیا ہو گا کیوں کہ مسلمان کا قرآنِ پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکمِ قرآنِ کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بہر حال اللہ پاک اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور اللہ پاک کی عطا سے ان سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو عقلِ انسانی کی بُلندیوں سے بہت اُونچی ہیں۔ الغرض اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے اختیارات کی بلندی کو دنیا والوں کی پروازِ عقل چھو بھی نہیں سکتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے پہلے والی حِکایت سے جہاں اللہ پاک کی بارگاہ میں حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مَقام و مَرتبہ مَعْلُوم ہوا، وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جس شَخْص کو اللہ والوں سے معمولی سی نِسْبَت بھی حاصِل ہو جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ مَدْرَسے کے قریب سے گُزرنے والے شَخْص کو حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کتنی مَعْمُولی سی نِسْبَت حاصِل ہے مگر اِس کے باوُجود اس پر رَحْمَتِ الٰہی نازِل ہو رہی ہے تو پھر اُن خُوش نصیبوں پر فضلِ خُداوندی کا کیا عالَم ہو گا جو حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو گا۔

یقیناً غوثِ پاک پر اللہ پاک کی خاص رحمتوں کا سایہ ہے، وہ لوگ جو **غوثِ پاک** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامن میں آجائیں، وہ بھی رحمتوں کے حق دار بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تین(3) فرامین سُنتے ہیں:

(1) شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور قِیامت تک ہونے والے میرے مُریدوں کے نام دَرج تھے اور کہا گیا: یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنم سے اِستِفسار کیا(یعنی پوچھا): کیا جہنم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ **غوثِ پاک** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار کی عزّت وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے، جس طرح آسمان زمین پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں تو اچّھا ہوں! مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت وجلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخِلِ جنت نہ کروالوں۔

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ١٩٣)

(2) سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کر کے اپنے مُریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنْکَر نَکِیْر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ١٩٣ ملخصا)

(3)حضرت شیخ ابو الحسن علی قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایک بہت بڑا کاغذ دیا گیا جس میں میرے اصحاب اور مُریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا: سب کو تمہارے صدقے بخش دیا گیا۔(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس دورِ پُر فِتن میں امیرِ اہلِ سُنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعمت ہے، جو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوتا ہے، آپ اُسے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے ہیں یعنی امیرِ اہلِ سُنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سِلْسِلَہ قادِریہ میں ہی مُرید کرواتے ہیں لہٰذا آپ بھی امیرِ اہلِ سُنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو جائیے۔ اللہ پاک ہم سب کو غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بلکہ تمام اَوْلیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچّی مَحبَّت و عقیدت رکھنے کی تَوفِیْق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد